# تحریک آزادیٔ فکر

اور

## حضرت شاہ ولی اللہؒ کی تجدیدی مساعی

از رشحاتِ قلم

حضرۃ الامیر المرکزیہ

شیخ الحدیث مولانا محمدؒ اسمٰعیل صاحب سلفیؒ گوجرانوالہ

مکتبۂ نذیریہ

چیچہ وطنی

# تحریکِ آزادیٔ فکر

اور

## حضرۃ شاہ ولی اللہؒ کی تجدیدی مساعی



از رشحاتِ قلم

حضرۃ الامیر المرکزیہ

شیخ الحدیث مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سلفی گوجرانوالہ

مکتبۂ نذیریہ

چیچہ وطنی

تقلید کی روش سے بہتر ہے خودکشی
رستہ بھی ڈھونڈ خضر کا سودا بھی چھوڑ دے

# تحریک آزادی فکر

اور

# حضرت شاہ ولی اللہ کی تجدیدی مساعی

حضرۃ الامیر المرکزیہ

فاضل جلیل عالم نبیل حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب سلفی

گوجرانوالہ

ناشر

مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی

سلسلہ تبلیغ نمبر ۱

| | |
|---|---|
| نام کتاب | تحریک آزادی فکر |
| نام مصنف | مولانا محمد اسمٰعیل صاحب |
| طابع | محمد حنیف یزدانی قصوری |
| ناشر | مکتبہ نذیریہ چیچہ وطنی |
| مطبع | چٹان پریس۔ لاہور |
| کاتب | محمد شفیع۔ ادارہ کتابت چوک دالگراں لاہور |
| صفحات | ۲۴۸ |
| قیمت مجلد | ۸ روپے |
| تاریخ اشاعت | ۱۳۸۹ھ |
| | ۱۴ جون ۱۹۶۹ء |

سے کوئی طریقہ امامت اور اقتدا کے لیے شرط نہیں۔ اب مٹی کے استعمال کو ضروری قرار دینا تعجب ہے۔ یہ ذہنی تجسس اور ضعیفیت کی ترجمانی تو کر سکتا ہے۔ ائمہ اربعہ میں سے کوئی بھی اس کا قائل نہیں یہ ہمارے ملک کی پیداوار ہے۔

## فن طہارت یا وہم

۱۹۵۳ء تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں علمائے کرام کی طہارت اور اس کی مختلف اقسام اور اس پر اصرار کا تجربہ ہوا۔ بعض حضرات پیشاب سے فارغ ہو کر ازار بند منہ میں تھام لیتے اور کافی دیر ٹہلتے رہتے اور بائیں ہاتھ سے ڈھیلا استعمال کرتے اور اس میں خاص قسم کی حرکات فرماتے بیس منٹ آدھ گھنٹہ تک یہ کھیل جاری رہتا پھر یقین ہوتا کہ اب طہارت ہوئی۔ ان کا خیال تھا کہ جب تک یہ پورا ڈرامہ نہ کیا جائے طہارت مکمل نہیں ہوتی بعض حضرات مٹی کے ساتھ دونوں رانوں سے بھی طہارت میں کافی مدد لیتے وہ بائیں ہاتھ سے مسلنا کافی نہیں سمجھتے تھے بعض حضرات اس اثنا میں کئی کئی دفعہ ازار بند کے اندر جھانکتے مٹی کو ملاحظہ فرماتے وہ اسی مشق میں مٹی کا خشک ہونا بھی ضروری خیال فرماتے بعض حضرات بڑے اہتمام سے ڈھیلے بناتے اور خاص ترکیب سے بناتے کئی کئی دن خشک ہونے کے لیے دھوپ میں رکھے رہتے اور تحفہ کے طور پر یہ ڈھیلے اس قسم کے وہمی اتقیا میں تقسیم فرماتے اور وہ بھی اسے بے کراہت ممنون ہوتے ظاہر ہے کہ یہ سب وہم پرستی ہے اس میں کوئی چیز نہ حنفی مذہب میں ضروری ہے نہ باقی ائمہ میں یہ وہم کا مرض ہے جو اس میں مبتلا ہو وہ تسکین قلب کے لیے مجبور ہے جو چاہے کرے۔ لیکن دوسرے کو اس وہم پرستی پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ عموماً یہ مرض کیمبل پور، ہزارہ، راولپنڈی کے لوگوں میں ہوتا تھا یا پھر یوپی سی۔ پی کے حضرات میں خصوصاً وہ لوگ جو تبلیغی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اہل حدیث کی اقتدا ان حضرات کے نزدیک اس وقت درست ہو سکتی ہے جب وہ طہارت کے ان فنون میں مہارت پیدا کریں پھر شاید اس کی سند حاصل کریں اور اس وہم میں بھی مبتلا ہوں۔ ہمارے اہل حدیث حضرات میں بھی بعض حضرات پانچ پانچ چھ چھ لوٹے

استعمال کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ ان حضرات کو حافظ ابن القیم "اغاثۃ اللہفان" کے ایک باب اور "نقد العلم والعلماء" ابن جوزی اور شوکانی کے رسالہ "ذم الموسوسین" کا مطالعہ فرمانا چاہیئے۔ شاید ان کو فائدہ ہو۔ اہل حدیث نوبت امامت کے شائق ہیں نہ اس مشق کے لیے تیار۔ دراصل یہ سب امراض اس دور کے ہیں جب ملک میں پانی کی قلت تھی۔ ورنہ یہ کوئی مسئلہ نہیں۔ وہم اور قلت علم کی پیداوار ہے۔ اور عوام کے ذہنوں میں عصبیت اور نفرت پیدا کرنے کا ایک ذریعہ۔ جہاں اتباع ائمہ میں تقلید کے باوجود اس قدر سختی برتی گئی ہو اور جمہور علماء ایک دوسرے کے خلاف اس قدر غلو فرماتے ہوں وہاں بیچارے اہل حدیث ان حضرات سے کس وسعت ظرف کی امید کر سکتے ہیں اور یہ بزرگ کب اجازت دے سکتے ہیں کہ ان کے علاوہ کوئی اور مسلک بھی دنیا میں زندہ رہے۔ اسی عصبیت کا نتیجہ ہے کہ اچھے پڑھے لکھے حضرات فرماتے ہیں کہ اہل حدیث کوئی مکتب فکر ہی نہیں یہ محض حفاظ کی جماعت تھی فقہ و درایت سے خالی تھی یہ عصبیت قرون وسطیٰ میں اہل تقلید کے تغلب اور حکومت اور ارباب اقتدار کی سیاسی مصالح کی پیداوار ہے۔ اور درباری حضرات کی جیرہ دستیوں نے اس مسلک کو تاریخ کے اندھیروں اور عصبیت کی دلدلوں میں دبا کر رکھ دیا۔

## اہل حدیث تاریخ کے مختلف اوراق میں

ائمہ اربعہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ولادت اور وفات کے سنین پر غور کیا جائے تو ۸۰ھ سے شروع ہو کر امام احمد کی وفات ۲۴۱ھ تک ختم ہو جاتا ہے۔ ان ائمہ کے بعد برسوں اس جمود اور تقلید کا پتہ نہیں چلتا جسے آج کل واجب کہا جا رہا ہے اور اس سے انحراف کو بے دینی وغیرہ القاب سے ذکر کیا جاتا ہے۔ اس پر فخر بلا اس کی طرف دعوت کسی صورت میں بھی چوتھی صدی سے پہلے نہیں ہو سکتی۔ فتح ہند سے پہلے پہلا لشکر جو ساحل ہند پر اترا۔ اس وقت ان مروجہ مذاہب